سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

ظلم اور زیادتی سے اجتناب
قرآن وحدیث کی روشنی میں

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیۡنَ (الاعراف:٤٤)

''اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے ظلم کرنے والوں پر''

وقال فی مقام آخر وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ (ال عمران :٧٥)

دوسرے مقام پر فرماتا ہے،''اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا''

عن عبیداللّٰہ بن مقسم قال سمعت جابرابن عبداللّٰہ یقول قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمة، واتقوا الشح فان الشح اهلك من کان قبلکم وحملهم علی ان سفکوا الدماء واستحلوا محارهم (رواه احمد)

''حضرت مقسم فرماتے ہے میں نے حضرت جابرؓ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا، ظلم سے بچو بلاشُبہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں سامنے آئے گا اور بخل سے بچو بلاشبہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور اس بات پر آمادہ کر دیا کہ وہ آپس میں خون بہائیں۔''

ظلم کے درجات واقسام

میرے محترم دوستو! میں نے آپ کے سامنے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث شریف ذکر کی جسمیں دو باتوں سے منع کیا گیا ہے ظلم سے اور بخل سے جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے تو اسکے بارے قرآن کریم میں جا بجا تنبیہ فرمائی گئی ہے۔ظلم کے معنی ہمارے علماء کرام کتابوں میں یوں بیان کرتے ہیں وضع کل شئی فی غیر محله یعنی کسی چیز کو بے محل رکھنا۔لہٰذا ظلم کے بھی مختلف اقسام اور درجات ہیں انسان کا انسان

کیساتھ ظلم، انسان کا حیوان کے ساتھ ظلم پھر انسانوں کے اندر ظلم کے مختلف درجات ہیں ،مثلاً انسان کے اپنے ماں باپ کیساتھ زیادتی اور ظلم، باپ کا بیٹے کے ساتھ نا انصافی کرنا، بھائی کا بھائی کیساتھ ظلم اس کی حق تلفی کرنا بہن کا حق مارنا یہ سارے ظلم کے درجات اور اقسام ہیں۔ اگر کوئی تاجر اپنے کاروبار کے بارے میں جھوٹ بولے، گاہک کو دھوکا دے قسمیں کھا کر سامان فروخت کرے تو یہ بھی ظلم ہے۔ کوئی مزدور اگر کام چور ہو تو بھی ظلم۔ ملازم اگر ڈیوٹی کے دوران وقت کی پابندی نہ کرتا ہو تو وہ بھی ظلم ہے۔

بہر حال آج کل ظلم اتنا عام ہے کہ جسکی کوئی مثال ہے ہی نہیں۔ قرآن کریم نے سب سے بڑا ظالم خداوند قدوس پر بہتان اور افتراء کرنے والے کو بتایا ہے فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ (الصف:۷)

''اللہ تعالیٰ پر افتریٰ پردازی کرنے والے سے زیادہ ظالم کوئی نہیں۔''

اور فرمایا: وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا (البقرة:۱۱۴)

''اس شخص سے زیادہ ظالم کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے مسجدوں سے لوگوں کو منع کرتے ہیں تاکہ اسکے اندر خدا کی یاد نہ کریں اور اسکے ویران کرانے کی سعی اور کوشش کرتا ہو۔''

ظلم کی تشبیہ اندھیروں سے

بہر حال اس حدیث مذکور میں نبی کریمؐ نے ظلم کو قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں بتا دیا اندھیروں سے مراد جہنم کی اندھیریاں ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم کسی بھی جاندار پر ظلم نہ کریں اسکے طاقت کے موافق اس پر بار لادا جائے، یہ ریڑھی بان لوگ گھوڑوں پر طاقت سے زیادہ بوجھ لاد کر ان کے ساتھ ظلم اور زیادتی کر رہے ہیں۔

اونٹ کی شکایت

چنانچہ امام احمد اور حاکم نے مسند میں عبد اللہ بن جعفر سے روایت نقل کی ہے کہ ایک دفعہ نبی کریمؐ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ باغ میں ایک اونٹ ہے اور وہ اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر رونے لگا تو آپؐ نے اونٹ کے کوہان پر دست شفقت پھیرا اور وہ چپ ہو گیا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ تو ایک انصاری جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انصاری سے فرمایا کہ تمہیں اس چوپائے کے بارے میں جسکا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ خدا کا خوف نہیں؟ کیونکہ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس سے مسلسل کام لیتے ہو، آپ لوگوں نے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اونٹ نے شکایت کی اس

زیادتی اور ظلم کا کہ میرا مالک مجھے بھوکا رکھتا ہے اور مجھ سے مسلسل کام لے رہا ہے، مطلب کہ ذرا اس کو آرام بھی دینا چاہئے اور دوسری بات یہ کہ اسکا کھانا چارہ وغیرہ بھی ناکافی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر چیز پر شفیق اور مہربان تھے، لہٰذا آپؐ نے اس اونٹ کی شکایت سُنی اور اس کے مالک کو اس زیادتی پر تنبیہ فرمائی۔

ظلم کی حرمت

ظلم اور زیادتی کے بارے میں بات چل رہی ہے الترغیب الترہیب میں حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں:

عن ابی ذرؓ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال سمع عن اللہ تبارك وتعالیٰ قال: یا عباد ی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته ر محرما بینکم فلا تظلموا یا عبادی انکم الذین تخطئون باللیل والنھار وانا اغفرالذنوب ولا اُبالی فاستغفرانی اغفرلکم یا عبادی کم جائع الا من اطعمة فاستطعمونی اُطعمکم کلکم عار الا من کسوته ......الخ

”حضرت ابوزرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور ایک دوسرے پر ظلم تمہارے درمیان بھی حرام کردیا ہے لہٰذا تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! بلا شبہ تم رات دن خطائیں کرتے رہو اور میں گناہوں کو بخش سکتا ہوں اور مجھے کوئی پروا نہیں لہٰذا تم مجھ سے مغفرت چاہو میں تم کو بخش دونگا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے ان کے جن کو میں کھلا دوں۔ لہٰذا تم مجھ سے کھانے کو مانگو میں تم کو کھانے کے لئے دوں گا تم سب ننگے ہو سوائے انکے جن کو میں پہنا دوں لہٰذا تم مجھ سے پہننے کیلئے طلب کرو میں تم کو پہننے کو دونگا۔“

محترم سامعین! حدیث تو بہت طویل ہے لیکن میں نے مختصر الفاظ میں ذکر کی، جسمیں اہم شےء اور موضوع کے بالکل مطابق ظلم کا ذکر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے یعنی جو شخص جیسا عمل کرے گا اسکا اسی طرح پھل پائے گا۔ قبر حشر اور پل صراط پر جن لوگوں کو جہنم کی سزا ملے گی وہ ان کے اعمال کے بدلے ملے گی غیر مستحق کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی سزا نہ دے گا۔ قرآن کریم میں بار بار فرمایا ہے کہ ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ میں ملے گا جو کچھ دنیا میں کیا تھا سب وہاں موجود پائے گا۔ اور اس کے موافق عذاب وثواب ملے گا ووجدوا ما عملو حاضراً اور جو عمل کرتے ہوں گے سب کو حاضر پائے گا اور ارشاد باری ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ (النساء : ٤٠)

"اللہ تعالیٰ ایک رتی برابر بھی ظلم نہیں کرتا"

وَمَا اللّٰہُ یُرِیۡدُ ظُلۡمًا لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (ال عمران :۱۰۸)

"مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ ظلم کا ارادہ نہیں رکھتے۔"

ذلك بما قدامت يداك وان الله ليس لظلام للعبيد

"یہ اس وجہ سے کہ جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔"

وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا (النساء:۴۹) "اوران پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

پھر اللہ تعالیٰ نے اس اعلان کے بعد فرمایا ہے کہ

وَجَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ مَّوۡبِقًا (الکھف : ۵۲)

"اور میں نے ایک دوسرے پر ظلم تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔"

لہٰذا تم آپس میں ظلم نہ کرو کیونکہ انسان دنیا میں اللہ کا خلیفہ ہے اور زمین پر اسکا نائب ہے۔ اسمیں رحم اور عدل ہونا چاہیے ظلم اور بے انصافی سے ہمیشہ دور رہنا چاہئے جس ذات پاک کی اس کو خلافت ملی ہے اسکی صفت رحم وعدل کو اختیار کرنا چاہیے۔

قریبی رشتہ داروں کے باہمی مظالم

محترم سامعین: میں عرض کر رہا تھا کہ ظلم قیامت کے دن اندھیریاں ہیں، آج کل باپ ظالم ہے, بیٹی کو وہ حق نہیں دیتا جو اسے قرآن نے دیا۔ ہم پٹھانوں میں بعض بیٹیوں کو حصہ دینے کا رواج ہی نہیں الٹا انہیں چوپائیوں کی مانند فروخت کر کے ساری رقم ہڑپ کر جاتے ہیں حالانکہ بخاری شریف کی روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ من باع حُرا ......الخ یعنی جس نے کسی حُر آزاد انسان کو فروخت کر دیا، تو اللہ خود اسکا حساب کتاب کرینگے فرشتوں کے لئے اسے نہیں چھوڑ ینگے، کتنی بڑی بات ہے کہ اللہ خود حساب لینگے اور جسکا اللہ حساب کرے وہ بچ نہیں سکتا۔ اسے سزا ضرور ملے گی، آجکل ماں باپ دونوں ظالم ہیں کیونکہ بچے ساری ساری رات ٹی وی چینلز, فیس بک وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں اور پھر صبح کو سو جاتے ہیں ماں باپ انہیں نماز کیلئے نہیں جگاتے اس لئے یہ اپنی اولاد پر ظلم کر رہے ہیں اس غفلت کی سزا اولاد کو ملے گی لیکن ساتھ ساتھ ماں باپ کو بھی ملے گی۔ ساری رات جھاگتا رہا اور صبح کو سو رہا، یہ کتوں کی نیند ہے۔ اس وقت اللہ کے بندے نہیں کتے سو جاتے ہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے صبح کی نماز میں پانچ چھ بندے ہوتے ہیں اذان کی آواز سُن کر مسجد میں نہ آنے والا بندہ بھی ظالم ہے۔ بلا عذر مسجد کو نہ آئے تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ پہلے زمانے

میں ہر گھر سے صبح تلاوت کلام پاک کی آواز آ رہی ہوتی تھی بوڑھے جوان مرد وعورت قرآن پاک پڑھتے رہتے اور آج کل صبح سویرے سب سے پہلے ٹی وی آن کی جاتی ہے۔فیس بک لگا دیا جاتا ہے کہ دیکھوں کیا پیغامات اور میسجز آئے ہیں۔ اللہ ہم سب کو ظلم کرنے سے بچائیں نہ تو خود ظالم بنیں نہ کسی ظالم کے شکنجے میں آئیں اور پوری دنیا کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کریں۔

مسلمانوں پر خونچکاں مظالم

غرض دنیا کے سارے انسان ظالم بنے ہوئے ہیں پوری دنیا گلوبل ویلج ہے یعنی گویا ساری دنیا آج کل ایک چھوٹے سے گاؤں کی مانند ہے مشرق میں جو کچھ ہو رہا ہے مغرب میں رہنے والے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور سنتے رہتے ہیں۔ظلم اور بربریت کی نئی نئی شکلیں سامنے آ رہی ہیں۔کہیں انسان جانوروں کی طرح ذبح ہو رہے ہیں خصوصاً مسلمان، کہیں پہ ڈیزی کٹر بموں سے چھلنی کئے جا رہے ہیں۔ کہیں آگ وخون میں نہلائے جا رہے ہیں، آپ لوگ روزانہ دل سوز مناظر ٹی وی, اخبار, فیس بک وغیرہ ذرائع ابلاغ پر ملاحظہ کرتے رہتے ہوں۔

فلسطین میں کئی دہائیوں سے مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں، اس طرح افغانستان، کشمیر، عراق، شام وغیرہ میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ ظالم طاقتوں کی ظلم اور مظلومین کی صبر وتحمل کی انتہا ہے۔ظلم، ظالم اور مظلومین کی یہ داستان بہت طویل ہے لیکن ہم مسلمان ہیں ہمارا ایمان ہے کہ ایک دن ضرور بالضرور اللہ کی مدد اور نصرت آ کر رہے گی ورنہ قیامت کے دن تو پتہ چلے گا کہ کون کدھر جا رہے ہیں۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (الشعراء:۲۲۷) مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ [المومن:۱۸) اس دن یعنی قیامت کے روز ظالم کا کوئی بھی دوست اور شفاعت کرانے والا نہیں ہوگا۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (الفرقان:۲۷)

"اور جس دن ظالم لوگ اپنے ہاتھوں کو کھا رہے ہونگے اور کہیں گے کہ کاش! ہم حضورؐ کی اتباع کرتے"

یعنی ایمان لے آتے اور اعمال صالحہ کرتے، اسی طرح بیسوں آیات میں ظالم کا انجام ذکر فرما کر ظلم سے دامن بچانے کا حکم فرمایا اللہ ہم سب کو ظلم سے بچا کر عدل وانصاف اپنانے اور دوسروں کے ظلم سے محفوظ فرمائے۔آمین